آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے | لو تمھیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنے

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۲ | بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۳ء | جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ ھجری | نمبر ۵

فہرست مضامین

تقریر جلسہ اعظم مذاہب یا لیکچر مہوتسو

یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان لیکچر جو ۱۸۹۶ء کے جلسہ مہوتسو میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا چوتھی دفعہ نہایت عمدہ کاغذ پر خوب خوشخط لکھوا کر چھپوایا گیا ہے تقطیع بھی نہایت موزوں ہے اس کتاب میں حضرت اقدسؑ نے ذیل کے پانچ امور پر فلسفیانہ رنگ میں بحث کی ہے۔ اور تمام دلائل قرآن شریف سے پیش کیئے ہیں۔ (۱) انسان کی جسمانی - اخلاقی اور روحانی حالتیں۔ (۲) انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ۔ (۳) دنیا میں انسان کی اصل غرض اور اس غرض کی تکمیل کے اسباب (۴) اعمال کا اثر دنیا و عاقبت میں (۵) علم اور معرفت کے ذرائع اور وسیلے۔ تقریباً ۱۵۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۱۰/

اس کتاب کا انگریزی ترجمہ جو ولایت سے چھپکر آیا ہے۔ نہایت خوبصورت جلد قیمت عہ/

پارہ عم مترجم

چونکہ عموماً مسلمان قرآن شریف کی آخری سورتیں نماز میں پڑھتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ صرف عربی عبارت ناظرہ یا حفظ پڑھ لینے اور مطلب سمجھنے سے دل میں خشوع خضوع نہیں پیدا ہوتا اور اسی لیئے نمازی وعدہ الٰہی کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کے نیچے نہیں آتا۔ اسلیئے ہر ایک مسلمان پر لازمی ہے کہ کم سے کم آخری پارہ کو با ترجمہ پڑھ لے اور حفظ کرے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائے اور حفظ کروائے۔ ہمارے پاس پارہ عم مترجم موٹے کاغذ پر عمدہ خوشخط صحیح چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ہدیہ صرف ۳/

قصائد احمدیہ من الامام حجۃ الاسلام

حضرت اقدسؑ کی اردو اور فارسی نظمیں تو پہلے الگ شائع ہو چکی ہیں مگر ابتک آپکے عربی قصائد الگ رسالہ کی شکل میں شائع نہیں ہوئے تھے اب عربی قصائد کو بھی جمع کر کے ایک کتاب کی شکل میں شائع کیئے گئے ہیں یہ قصائد نہ صرف معارف و اسرار سے لبریز ہیں بلکہ عربی سیکھنے کا بھی ایک اعلیٰ ذریعہ ہیں یہ کتاب ۱۵۸ صفحہ پر ختم ہوتی ہے قیمت صرف ۶/

رسالہ اسلام بزبان انگریزی

مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز اس رسالہ میں اصول اسلام کو نہایت احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اسکی خوبی اور تعریف کے لیئے صرف مولوی صاحب کا نام ہی کافی دلیل ہے۔ ہر ایک انگریزی خوان مسلمان کے ہاتھ میں اس رسالہ کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۱۰/ محصولڈاک ۲

درخواستیں بنام مینجر میگزین۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

یسوع مسیح کا شجرۂ نسب (نمبر ۲)

(سلسلہ کے لیئے ملاحظہ ہو ریویو بابت مارچ سنہ ۱۹۱۳ء)

چونکہ ہندوستان کے ناواقف لوگوں کو مسیحی صاحبان یہ کہکر بہلاتے ہیں کہ ہمارے پاس جو چار "انجیلیں" ہیں یہ خدا کا کلام ہیں اس لیئے ہم نے اس دعویٰ کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیئے مارچ کے رسالہ میں متی کے نسب نامۂ یسوع مسیح پر مختصر ریویو کیا تھا اور اُس پر آٹھ اعتراض کر کے یہ ثابت کیا تھا کہ یہ شجرہ الہامی نہیں بلکہ کسی نامعلوم الاسم انسان کی بناوٹ ہے۔ اب یسوع مسیح کے دوسرے الہامی نسب نامہ پر غور کرتے ہیں جو تیسری "انجیل" یعنی لوقا کی کتاب میں درج ہے اور جو متی کے "الہامی" نسب نامہ سے مختلف ہے مگر متی کے نسب نامہ کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے سے پہلے ہم اس نسب نامہ کا پُرانے عہد نامہ کے نسب ناموں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں کیونکہ پُرانے عہد نامہ کے نسب نامے بھی مسیحی عقیدہ کے رو سے الہامی ہی ہیں۔

پہلی بات جو ہمیں لوقا* کے نسب نامہ کا پُرانے عہد نامہ کے نسب نامہ سے مقابلہ کرنے پر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ سے نیچے جو پشتیں پُرانے عہد نامہ میں درج

* اس مضمون میں جہاں لوقا اور متی کا نام آتا ہے اُس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ واقعی ان کتابوں کے لکھنے والے لوقا یا متی ہی ہیں بلکہ چونکہ یہ کتابیں اب ان ناموں سے موسوم ہیں اسلیئے ہم یہ نام ناظرین کی آسانی کے لیئے فرضی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ منہ

ہیں لوقا کی بیان کردہ پشتیں اُن کے مطابق نہیں۔ سوائے دو ناموں کے یعنی سیالتی ایل
اور زروبابل کے۔ بس سارے سلسلہ میں صرف یہی دو نام ہیں جو دونوں شجروں میں ملتے
ہیں باقی نام پرانے عہدنامہ میں کچھ اور ہیں لوقا میں کچھ اور۔ ملاحظہ ہو ۔۱۔ تواریخ ۳ باب۔
لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا پہلا اعتراض ہے۔

پھر ان دو ناموں کے بارے میں بھی لوقا اور پرانا عہدنامہ باہم اختلاف رکھتے ہیں۔ لوقا
میں لکھا ہے سلاتی ایل۔ نیری کا بیٹا تھا مگر ۱۔ تواریخ ۳ باب ۷ اورس میں لکھا ہے کہ
سلاتی ایل۔ یکونیاہ کا بیٹا تھا۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا دوسرا اعتراض ہے۔

ایسا ہی دوسرے نام یعنی زروبابل کے متعلق بھی دونوں میں اختلاف ہے۔ لوقا
کہتا ہے کہ زروبابل ایک شخص ریصا نامی کا باپ تھا۔ مگر ۱۔ تواریخ باب ۳ ورس ۲۰ میں
جو زروبابل کی بیٹی بیٹوں کے نام لکھے ہیں اُن میں ریصا کا نام نہیں پایا جاتا۔ معلوم
نہیں کس کی غلطی ہے لوقا کی یا ۱۔ تواریخ کے نامعلوم مصنف کی۔ لوقا کے نسب نامہ
پر یہ ہمارا تیسرا اعتراض ہے۔

پھر لوقا کہتا ہے کہ زروبابل۔ سلاتی ایل کا بیٹا تھا۔ مگر ۱۔ تواریخ باب ۳ ورس ۱۹
میں لکھا ہے کہ زروبابل فدایاہ کا بیٹا تھا۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا چوتھا
اعتراض ہے۔

پھر ایک اور اختلاف جو لوقا کی کتاب اور پرانے عہدنامہ میں اس شجرہ کے بارہ
میں پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوقا لکھتا ہے کہ ارفکسد کا بیٹا قینان اور قینان کا بیٹا
سلح تھا مگر پیدائش باب ۱۰ ورس ۲۴ اور باب ۱۱ ورس ۱۲ وغیرہ میں جو شجرہ لکھا ہے
اُس میں قینان کا نام ندارد ہے۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا پانچواں
اعتراض ہے۔

آؤ ہم اب لوقا کے شجرہ کا متی کے شجرہ کے ساتھ مقابلہ کرکے ان کی جانچ پڑتال کریں
اور دیکھیں کہ ان کا باہمی تطابق کہاں تک ان کے الہامی اور خدا کا کلام ہونے کی تائید
کرتا ہے۔

لوقا یسوع مسیح کے شجرہ کو خود خدا تک پہنچاتا ہے اسکے آخری الفاظ یہ ہیں..... وہ انوس کا اور وہ سیت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا۔ متی نے حضرت ابراہیمؑ تک شجرہ نسب کو پہنچایا ہے اس سے آگے نہیں چلا۔ اس لیئے ان دونوں شجروں کا مقابلہ صرف حضرت ابراہیمؑ تک ہو سکتا ہے۔ ان دونوں شجروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں نے یسوع مسیح کا شجرہ نسب یوسف نجار کے ذریعہ سے ابراہیمؑ تک پہنچایا ہے (اور لوقا نے آدم تک) اسکی تصدیق کے لیئے میں ہر دو کی عبارتیں پیش کرتا ہوں۔ متی کے شجرہ کے آخری الفاظ یہ ہیں "یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو شوہر تھا مریم کا جس سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہے پیدا ہوا" (متی باب ۱ درس ۱۶) لوقا جو نیچے سے اوپر کی طرف جاتا ہے اپنے شجرہ کو اسطرح شروع کرتا ہے "اور یسوع آپ برس تیس ایک کا ہو اجب شروع کیا اور (جیساکہ گمان تھا) وہ یوسف کا بیٹا تھا اور وہ ہیلی کا" (لوقا باب ۳ درس ۲۳) ان دونوں عبارتوں سے یہ صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ ہر دو نے یسوع مسیح کا شجرہ نسب یوسف نجار کے ذریعہ سے بیان کیا ہے اور ایک نے یوسف نجار کے ذریعہ یسوع مسیح کا شجرہ بیان کرنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ وہ لوگوں کے گمان کے مطابق یسوع مسیح کا باپ تھا اور دوسرے نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ وہ آپ کی والدہ مریم کا خاوند تھا۔ ہمیں یہاں اس بحث کی ضرورت نہیں کہ یہ تشریحیں بعد میں ملائی گئیں یا خود ان کتابوں کے لکھنے والوں نے لکھی تھیں۔ ہمیں یہاں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ دونوں نے یسوع مسیح کا داؤدؑ اور ابراہیمؑ کی نسل سے ہونا یوسف نجار کی وساطت سے ثابت کیا ہے اور دونوں شجرے یوسف نجار کے نسب نامے ہیں۔ اس لیئے چاہیئے تھا کہ یہ بالکل مطابق ہوتے مگر جب ہم دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل رکھکر دیکھتے ہیں تو انکو عجیب بے ڈھنگے طور پر ایک دوسرے سے الٹ پلٹ پاتے ہیں۔

پہلا اختلاف جو ہمیں نظر آتا ہے یہ ہے کہ متی تو یسوع مسیح اور داؤدؑ کے درمیان ۲۸ پشتیں لکھتا ہے اور لوقا اتنے ہی عرصہ کے لیئے ۴۳ پشتیں لکھتا ہے۔ لوقا کے

نسب نامہ پر یہ ہمارا چھٹا اعتراض ہے۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ دونوں نسب نامے ایک ہی شخص یعنی یوسف نجّار کے ہیں مگر ان میں بعض حصّوں کی نسلیں دوسرے نسب نامہ کی نسلوں سے بالکل مختلف ہیں۔ یعنی داؤدؑ سے نیچے یوسف نجّار تک جتنی پشتیں ہیں وہ سب ایکدوسرے سے مختلف ہیں یعنی جو نام متی نے دیئے ہیں وہ وہ نہیں جو لوقا نے دیئے ہیں ہاں درمیان میں صرف دو نام ایسے پڑتے ہیں جو دونوں نسب ناموں میں باہم مطابق ہیں۔ اور یہ اختلاف یسوع مسیح کی دوسری پشت یعنی یوسف نجّار کے باپ سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور چلتا چلتا وسط کے قریب دو باپ بیٹے کے ناموں میں مطابق ہو کر پھر مختلف ہو جاتا ہے۔ متی تو کہتا ہے کہ یوسف نجّار یعقوب کا بیٹا ہے اور لوقا کے نزدیک یوسف نجّار کے باپ کا نام ہیلی ہے متی کے نزدیک یوسف نجّار داؤدؑ کے بیٹے سلیمانؑ کی نسل سے ہے اور لوقا کے نزدیک یوسف نجّار بے شک داؤدؑ کی نسل سے ہے مگر اُن کے بیٹے سلیمانؑ کی پشت سے نہیں بلکہ انکے ایک اور بیٹے ناتن کی پشت سے ہے۔ متی نے یوسف نجّار کو ایک ایسے نسب نامہ کے ذریعہ داؤدؑ تک پہنچایا ہے جو بادشاہوں اور حکمرانوں کا سلسلہ ہے اور جن پشتوں کی وساطت سے لوقا نے یوسف نجّار کو داؤدؑ تک پہنچایا ہے وہ گمنام آدمیوں کا سلسلہ ہے صرف دو آدمیوں کے نام ملتے ہیں۔ یہ اختلافات اگرچہ تعداد میں ایک سے زیادہ ہیں مگر مَیں ان سب کو ایک اختلاف ٹھہرا کر اسکو لوقا کے نسب نامہ پر ساتواں اعتراض قرار دیتا ہوں۔

مَیں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ داؤدؑ سے یوسف نجّار تک متی اور لوقا کے شجروں میں سوائے دو ناموں سلاتی ایل اور زرو بابل کے باقی سب نام مختلف ہیں اور لطف یہ ہے کہ اس امر کے بیان کرنے میں کہ ان میں سے پہلے کا باپ کون تھا اور دوسرے کے بیٹے کا کیا نام تھا۔ متی اور لوقا آپس میں اتفاق نہیں کر سکتے۔ مثلاً متی کہتا ہے کہ سلت ایل یکونیاہ کا بیٹا تھا۔ لوقا اس کے خلاف کہتا ہے۔ اُس کے

نزدیک وہ نیری کا بیٹا ہے۔ اسی طرح متی کہتا ہے کہ زروبابل سے ابیود پیدا ہوا۔ لوقا کہتا ہے نہیں زروبابل سے ریسا پیدا ہوا۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا آٹھواں اعتراض ہے۔

متی اور لوقا کے نسب ناموں میں جو بدیہی اور چونکا دینے والا اختلاف پایا جاتا ہے اس سے مسیحی صاحبان بہت گھبرائے ہیں اور وہ ہمیشہ انکی تطبیق کے لیئے ہاتھ پیر مارتے رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ کچھ کامیابی نہیں ہوئی۔ بلکہ خود ان کی کوششوں اور تاویلوں کی لغویت نے اس بات کو اور بھی بداہت کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ ان اختلافات کی تطبیق ایک محال امر ہے۔ ہمیں اسجگہ اس امر کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ مسیحی صاحبان نے ان اختلافات کی تطبیق کے لیئے کیا کیا بیہودہ کوششیں کی ہیں اگر اسوقت ہمارے اس مضمون کے جواب میں کسی مسیحی نے قلم اٹھایا اور ان اختلافات کی جو یسوع مسیح کے شجروں میں پائے جاتے ہیں تطبیق کی کوشش کی تو ہم بھی خدائے تعالیٰ کے فضل سے امید کرتے ہیں کہ ناظرین کو انشاء اللہ تعالیٰ یہ دکھائیں گے کہ وہ اپنی کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔

ناظرین شاید تعجب کریں گے کہ انجیل نویسوں کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ یسوع مسیح کا نسب نامہ لکھکر خواہ مخواہ مسیحی قوم کو مشکلات میں ڈالدیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انکی غرض ایسا کرنے سے یہ تھی کہ وہ یسوع مسیح کا داؤدؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے ہونا ثابت کریں تا اُسپر بائیبل کی وہ پیشگوئیاں صادق آئیں جن میں لکھا تھا کہ آنیوالا مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا اور داؤد کی تخت کو دوبارہ قائم کرے گا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ دونوں شجرے الگ الگ تجویز کیئے گئے اور ایک شخص کو دوسرے کا علم نہیں ہوا ورنہ دونوں ملکر ایک رنگ کا شجرہ تجویز کرتے جو بالکل مطابق ہوتا۔ ایک نے ایسا شجرہ تجویز کیا جس میں بادشاہوں کے نام تھے شائد اس خیال سے کہ مسیح کے تخت داؤدی کے وارث ہونے کے دعوے کو تقویت پہنچے۔ دوسرے نے فرضی نام تجویز کر لیئے تا کسی کو یہ موقعہ نہ مل سکے کہ ان کی جانچ پڑتال کرے اور شجرہ پر کوئی نکتہ چینی کرے۔ مگر بنا ڈٹ

آخر بناوٹ ہی ہوتی ہے۔ اگر ایک ہی بناوٹی شجرہ ہوتا تو شاید کسی حد تک پردہ ڈھکا رہتا۔ اب تو دو نکل آئے اور چونکہ ان دونوں میں اس قدر سخت اختلاف ہے اسلئے ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہیں کہ اگر دونوں نہیں تو کم از کم ایک ان دونوں میں سے بناوٹی ہے۔ ناظرین تعجب نہ کریں کہ ان میں اسقدر اختلاف کیوں ہے اور کیا وجہ ہے کہ ایک شجرہ میں جو نام ہیں وہ دوسرے میں نہیں بلکہ انکی جگہ کچھ اور ہی نام ہیں اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ شجرے الہام کی بنا پر نہیں لکھے گئے بلکہ انسانوں کی بناوٹ ہیں خدائے تعالیٰ سچ فرماتا ہے لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔

اسلام اور مسیحیت

امریکہ کے ایک آزاد خیال ایڈیٹر کی قلم سے

مسیحیوں نے تو بہت ہی کوشش کی ہے کہ دنیا اسلام کی حقیقت سے بے خبر رہے اور انہوں نے اسلام کے متعلق نہایت ہی غلط اور بے جا امور شائع کر کے ایک دنیا کو اس کے متعلق بدظن کر رکھا ہے اور انکو اس کوشش میں بہت کامیابی ہوئی ہے اور یہ انہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ کروڑوں آدمی اسلام کے متعلق صحیح واقفیت نہیں رکھتے اور انکے دل میں وہ غلط خیال سمائے ہوئے ہیں جو مسیحی مشنریوں نے اسلام کی نسبت شائع کیے ہیں مگر خدا کا فضل ہے کہ اب کچھ مطلع صاف ہوتا نظر آتا ہے اور مغرب میں بھی ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہیں جو اس بات کو سمجھنے لگ گئے ہیں کہ مسیحیوں کے ذریعہ جو اطلاع مغربی دنیا کو پہنچی ہے۔ وہ نادرست ہے اور جو شکل مذہب اسلام کی پادریوں نے دنیا کے آگے پیش کی ہے وہ بگاڑ کر پیش کی ہے۔ ذیل میں ہم ایک آزاد خیال ایڈیٹر کی رائے اسلام اور مسیحیت کے بارہ میں نقل کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو ناجائز الزام اسلام کے متعلق مسیحی صاحبان اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ شائع کرتے رہتے ہیں ان کا غلط ہونا مغرب میں بہت سے لوگوں پر ظاہر ہو گیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو اسلام کی طرف سے بھی بعض کتابیں اور رسالے ایسے شائع کیے

گئے ہیں جن میں مسیحیوں کے غلط الزامات کی پردہ دری کی گئی ہے۔ اور بہت سے منصف مزاج مغربی علماء نے ان تحریروں کو پڑھ کر اسلام کے متعلق اپنی رائے کو بدل دیا ہے دوم بعض مغربی علماء نے مشرقی ممالک میں آکر مسلمانوں کے ساتھ میل جول کیا ہے اور اُنہوں نے اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم کیا ہے کہ جو بری شکل اسلام اور مسلمانوں کی ہمارے سامنے کھینچی گئی تھی وہ بالکل غلط ہے اور یہ کہ اسلام اور مسلمانوں پر ظلم کیا گیا ہے کہ انکو نہایت ہی بُرے پیرایہ میں دنیا کے آگے پیش کیا گیا ہے جس ایڈیٹر کی رائے کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ شہر نیویارک امریکہ کا رہنے والا ہے اور ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُسکے پاس جاتا ہے اور بعض اوقات اُس نے ہمارے رسالہ کے مضامین کے متعلق اپنے اخبار میں نوٹ بھی لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس رسالہ کے مضامین کو توجہ سے پڑھتا ہے۔ وہ اپنے اخبار مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۲ء میں لکھتا ہے :-

بلقانی اتحادیوں نے جو یورش حال ہی میں ٹرکی پر کی ہے اس سے اہل امریکہ کے بحرِ خیالات میں ترکوں اور اُنکے عادات کے متعلق ایک تموج پیدا ہو گیا ہے۔ گو حال ہی میں تمام عیسائیوں کی ہمدردی بلغر۔ سرؔوی اور یونانی مجاہدان صلیب کے ساتھ ہے لیکن یہ ہمدردی محض تعصب مذہبی کی بنا پر ہے انسانیت کے شریفانہ احساس سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔

ترکوں کے سیاسی معاملات اور اُنکے اخلاق و عادات کے روشن و تاریک ہر دو پہلوؤں پر بحث کرتے وقت اس امر کو پیش نظر رکھنا بھی لازم ہے کہ ترکوں کی جو تصویر ہمیں دکھائی گئی ہے وہ مسیحیوں کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے اور مصوّر نے اپنے منشاء کے مطابق اسے تعصب کے رنگ میں رنگین کیا ہے ورنہ اصل کیفیت یہ ہے کہ مسلمان ترک کا چہرہ ایسا ہی روشن ہے جیسا کہ اُسکے شمالی اور مغربی پڑوسی عیسائی کا ہے یعنی ترک بھی ایسا ہی مہذب۔ عالی حوصلہ اور ہمدردِ بنی نوع ہے جیسا کہ بلقانی عیسائی کو خیال کیا جا سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ محمدی مذہب کی اشاعت بزور شمشیر ہوئی ہے۔ لیکن تلوار اُٹھانے

سے پیشتر بھی کسی طاقت وجمعیت کی ضرورت ہوتی ہے بعلاوہ طاقت اور جمعیت اسلام میں کیونکر پیدا ہوئی تھی؟ اور تلوار اٹھانے والوں پر کس نے جبر کیا تھا؟ وہ تو برضائے رغبت مسلمان ہوئے ہونگے۔ مذہب اسلام کی عمر عیسائیت سے کئی سو برس کم ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کے وجود میں آنے سے پیشتر عیسائیت کے تاجدار حامی شہنشاہ قسطنطین سے لیکر تین سو برس بعد تک یسوع کے مذہب کی حمایت و تائید میں شمشیر بکف تھے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ جب غیر مذاہب کے پیروؤں نے مسلمانوں پر حملہ کیا تو مسلمانوں نے اپنے مذہب کی طرف سے ایسے لوگوں کا مقابلہ کیا لیکن واضح رہے کہ اسلام گو ایک فاتح مذہب ہے مگر موذی اور تکلیف رساں نہیں برعکس اسکے یسوعی مذہب فاتح ہوتے ہیں تو اسلام کے مشابہ اور موذی اور تکلیف رساں ہوتے ہیں اُس سے بڑھکر ہے عیسائیت کی اشاعت تشدد و جبر اور ایذا رسانی کی مذموم تدبیر کے ماتحت ہوئی ہے۔ تاریخ کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ محکمۂ تفتیش مذاہب اور اُسکے مظالم عیسائیت کی ایجاد تھی نہ کہ اسلام کی۔

عثمانی ترکوں نے مشرقی یورپ میں اپنا تسلّط بعینہٖ اُسی طرح بزور شمشیر جمایا جس طرح کہ عیسائی اقوام آج تک برابر مشرقی ممالک میں جما رہی ہیں۔ البتہ فرق یہ ہے کہ عیسائیوں کے برخلاف مسلمانوں نے مفتوحہ قوموں کے مذاہب میں دخل نہیں دیا چنانچہ جہاں جہاں اسلام کا تسلّط ہوا ہے اُن ممالک میں غیر مذاہب کو بدستور اپنے دینی امور میں پوری آزادی رہی ہے۔ مذہب اسلام کی ایک ممتاز خصوصیت یہ بھی ہے کہ مسلمان بلا تفریق قومیت ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھتے ہیں اور برخلاف اسکے عیسائی قومیں اپنے ہم مذہبوں کا گلا کاٹنے کے لیئے ہر وقت تیار رہتی ہیں اور اُنکی باہم معاندانہ رقابت سے واضح ہوتا ہے کہ یسوع کے مذہب میں اخوت کا اصول عنقا کا حکم رکھتا ہے۔ موجودہ جنگ بلقان میں مسلمان ترکوں کو امید رکھنی چاہیئے کہ اُنکی حملہ آور عیسائی ریاستیں مال غنیمت پر ایکدوسرے سے آویزش کرینگی مسلمانوں کے خلاف مال و جان کا خونبہا

بلقانیوں کی باہمی خونریزی کی شکل میں ادا ہوگا۔

اکثر اوقات یہ امر ظریفانہ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ یسوع کے مقبرہ پر جو عیسائی زائرین جاتے ہیں اُنکی باہمی عداوت کو روکنے اور امن قائم رکھنے کے لئے مسلمان پولیس کا کام دیتے ہیں۔ تُرکی سپاہیوں کو سخت تندہی سے کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر مسلمان پہرہ دار ذرا غفلت سے کام لیں تو یقیناً عیسائی خداوند کا مقبرہ انسانی خون سے رنگین ہو جائے۔ یہاں پر یہ بتا دینا بے محل نہ ہوگا کہ مقبرہ کا تو یونہی نام ہے اصل تنازعہ کی جگہ احاطہ مقبرہ کے اندر کی عبادتگاہیں ہیں مقبرہ کے اندر بہت سے چھوٹے گرجا ہیں جن میں سے ہر ایک پر ایک نہ ایک عیسائی فرقہ اپنے حق ملکیت کا بلا شرکت غیرے مدعی ہے۔ کلیسائے یونانی کے پیرو۔ رومن کیتھلک۔ آرمینین۔ قبطی۔ شامی وغیرہم عیسائی فرقے اپنی اپنی جگہ پر دعویٰ کرتے ہیں کہ اصل مقام اُنکے ہی تصرف میں ہے۔ اور اپنی اپنی مقدس جگہ کی حفاظت کے لیئے اُنکو خون گرانے میں تامل نہیں۔ اصل مقبرہ کی اندرونی زمین کے بھی تین حصے کیئے گئے ہیں جو علیحدہ علیحدہ یونانی۔ لاطینی اور آرمینیوں کے زیر تصرف ہیں انکے متعلق ہر ایک فریق کہتا ہے کہ بس اصل مقام جہاں یسوع مسیح کی لاش رکھی گئی تھی اُسی کے قبضہ میں ہے۔ غرض عیسائی قوموں کی باہمی عداوت اور نفرت کی بھی وہی کیفیت ہے جو عیسائیوں اور مسلمانوں کی باہمی دشمنی سے عیاں ہے۔ شہزادہ امن کے مقبرہ کا قرب عیسائی زائرین اور مجاوروں کو آپس میں لڑنے سے باز نہیں رکھ سکتا سنین ماضیہ میں اس مقدس مقبرہ پر بہت سا عیسائی خون عیسائی ہاتھوں سے گرایا جا چکا ہے اسلیئے مسلمان پہرہ دار کو عیسائیوں کی حفاظت کے لیئے اب چوکس رہنا پڑتا ہے۔

جائے تعجب ہے کہ یہ عیسائی فرقے جنکو باہمی کشت وخون سے تُرک کا محافظ ہاتھ روکتا ہے اب آپس میں متفق ومتحد ہوکر اپنے ہی پہرہ دار پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور اپنے شہزادہ امن کے نام پر بے گناہ مسلمانوں کا خون گرا رہے ہیں کہتے ہیں کہ یسوع تو جنگ کی بجائے امن قائم کرنے آیا تھا لیکن یسوع کے نام لیوا خود امن قائم کرنیوالوں کو تلوار دکھاتے ہیں۔ موجودہ جنگ بلقان اور مسیحی درندگی کی تہ میں جو جوش اور جذبات کام کر رہے ہیں اُنکا مختصر علم حاصل کرنیکے لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک عیسائی بشپ کی نظم ہدیہ ناظرین کیجائے اسکے مصنف بشپ

لے گلبو لینڈ کو کئی ہیں کئی سال ہوئے اس متعصب پادری نے یہ جہاد پر ابھارنے والی نظم لکھی تھی۔

صلیب کو جنبش دو

(۱) خداوند خدا کی صور پھونکی جارہی ہے اور میں اُس کی آواز سُنتا ہوں
صلیب کو جنبش دو۔ دنیا کو معلوم ہوجائیگا
کہ بنی اسرائیل کے خدا کے بازو کس طرح دشمن کی گردن مروڑنے کو تیار ہیں
ملعون ہلال کو زوال ہوگا (نقل کفر کفر نباشد۔ ایڈیٹر ریویو) پس ہتھیار اُٹھاؤ ہتھیار اُٹھاؤ
اب خداوند خدا کی بھی مرضی ہے

(۲) خدا رُوس کی حمایت اور زار کو برکت دے۔
اُن تلواروں پر افسوس ہے جو مقدس جنگ کی سدِ راہ ہوں
اُن کاہل الوجود لوگوں پر شرم ہے جو خاموشی سے دُور بیٹھے ہیں
اور مقدس جنگ کے لیئے نہیں اُٹھتے۔ پس ہتھیار اُٹھاؤ ہتھیار اُٹھاؤ
ہماری رہنما صلیب ہوگی۔

(۳) اے منصف خدا اب دیر کیا ہے؟
ہم تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں بدلہ لینا تیرا کام ہے
جاگ اے خدا کے بازو اور شہوت پرست لٹیروں کے گروہوں کو
پیوستِ زمین کردے۔ پس ہتھیار اُٹھاؤ ہتھیار اُٹھاؤ
اور زنگ آلودہ تلواروں کو جلا دو

(۴) صلیب کو جنبش دو اور تاریکی کے بادلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردو
گرج اور آگ سے انکو توڑ دو
نئے صلیبی جہادوں کی تحریک ہمارا جزو ایمان ہوجائے
ہلال کو پیوندِ گرد و خاک بنادیں
ہاں ہتھیار اُٹھاؤ ہتھیار اُٹھاؤ اور انتقام لینے کو تیار ہوجاؤ

(۵) اسلامبول کی بلند دیواروں پر دوبارہ صلیب نصب ہو جائے
اور اپنے سابقہ جاہ وجلال کے ساتھ چمک دمک مارے
ترکوں کو تباہ کر دو - اور یورپ کے کناروں سے
اس خونی کافر کو پیچھے ہٹا دو
ہاں ہتھیار اٹھاؤ ہتھیار اٹھاؤ اور ایک دفعہ پھر ہتھیار اٹھاؤ ۔

مذکورہ بالا شر انگیز نظم میں ترکوں کے خلاف ظالم روس کے لیئے دعا کی گئی ہے اور تعجب کا مقام ہے کہ مہذب امریکہ میں اسکے خلاف صرف دو آوازیں اُٹھائی گئی ہیں اور وہ بھی ایسے لوگوں کی طرف سے جنکو مسیح کے پیرو کافر و ملحد سمجھتے ہیں - اس جہاد پر ابھارنے والی نظم پر سب سے پہلے معترض ڈاکٹر ڈبلیو - اے کرافٹ تھے اور دوسرے جان گرین لیف وہٹیر تھے یہ دونوں بزرگ آزاد خیال غیر عیسائی یا بقول مسیحی پادر کافر و ملحد ہیں - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بشپ کلیولینڈ گویا عام عیسائی خیالات کے ترجمان اور مسیحی امن پسندوں کی زبان تھے -

اکثر حلقوں میں ترکوں کو مذہبی مجنون کے نام سے پکارا جاتا - اور اسلامی جہاد یا مقدس جنگ پر آئے دن ماتم زنی کیجاتی ہے - لیکن بقول ڈاکٹر فٹ ایڈیٹر لنڈن فری تھنکر "کہنے کو بہت کچھ کہا جاسکتا ہے مگر واقعات یہی شہادت دیتے ہیں کہ تاریخ کی عظیم الشان مذہبی لڑائیاں عیسائیوں کے ہی ہاتھوں سے دقوع میں آئی ہیں" ڈاکٹر فٹ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "اگر درخت کی شناخت اُسکے پھل سے ہو سکتی ہے یا اگر کھانے کا مزا اُسکے ذائقہ پر موقوف ہے تو ہم بلا تامل کہ سکتے ہیں کہ عیسائیت سخت ترین جابر مذہب ہے - وہ مذہبی جنگ ہی تھی جسمیں شارلیمین نے شمالی کافروں کو موت یا بپتسمہ لینے کا انذار حرب دیا تھا - وہ بھی مذہبی جنگ ہی تھی جس میں پوپ کی شمشیر خون آشام نے بے گناہ البیجینیز کو تلوار کے گھاٹ اُتروا دیا تھا - پھر وہ بھی مذہبی لڑائی ہی تھی جب الوا نے ہالینڈ میں پروٹسٹنٹوں کو بھیڑ بکری کی طرح ذبح کیا اور ایندھن کی طرح جلایا تھا - اسپانیہ کا مشہور جنگی بیڑا بھی انگلستان پر مقدس جنگ کے حیلہ سے حملہ آور ہوا تھا - سینٹ بارتھی لومیو کا خوفناک قتل عام جس میں لندن

بے گناہ ہیوگو ناٹ نوئیس چارد ہم اور اُس کی ماں کے اشارہ پر متعصب کیتھولک عیسائیوں کے بے رحم ہاتھوں سے مقتول ہوئے تھے در اصل ایک مقدس جنگ ہی تھی۔ وہ بھی ایک مقدس جنگ ہی تھی جسمیں جرمن کا ملک تیس برس کے لیئے ویران و تباہ کردیا گیا تھا۔ وہ بھی پاک مذہبی جنگ ہی تھی جسمیں پوپ کی منظوری سے امریکہ کے فاتح اہل ہسپانیہ نے غریب مہمان نواز اصل باشندگان امریکہ کو تلوار و آتش کا لقمہ بنایا تھا۔ ہاں وہ بھی مذہبی جنگ ہی تھی جسمیں مسلمانوں اور یہودیوں پر ہسپانیہ میں وحشیانہ مظالم توڑے گئے تھے اور اُنکو کمال سنگدلی سے جلا وطن کردیا گیا تھا۔ یہ مذہبی جنگ ہی تھی جبکہ عیسائی یورپ میں انگلستان سے لیکر پولینڈ تک کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ایک دوسرے کے خون سے ہاتھ رنگین کر رہے تھے۔ ہاں وہ بھی مقدس لڑائیاں ہی تھیں جبکہ کیتھولک پراٹسٹنٹوں کو اور پراٹسٹنٹ کیتھولک کو محض اختلاف رائے پر زندہ جلا دیتے تھے۔ پھر عیسائیوں نے جب کبھی یہودیوں پر دست تعدی دراز کیا اور غریب بے ضرر بنی اسرائیل کے قتل عام اور غارتگری کے مرتکب ہوئے تو اپنے اس فعل کا نام مقدس جنگ ہی رکھا"

تاریخ کے مطالعہ سے جس عظیم الشان مذہبی جنگ کا پتہ چلتا ہے وہ صلیبی جنگ ہیں جس کا سلسلہ دو صدیوں تک جاری رہا۔ اور انکے متعلق مشہور مورخ مسٹر فلر تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ جنگ بلحاظ مدت سب سے طویل اور بلحاظ خونریزی نہایت سفاکانہ۔ اور بلحاظ دعاوی سب سے مقدس تھی"

مسٹر فنٹ لکھتے ہیں کہ "عیسائیت نے متواتر نو مرتبہ مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا اعلان کیا ہے ہر مرتبہ اُن کا اصل مقصد یہ تھا کہ مسیح کے مقدس مقبرہ کو کافروں کے ہاتھ سے آزاد کرے۔ اِن لڑائیوں کے دَوران میں یروشلم پر صلیبی مجاہدین کا عارضی تسلط ہوا لیکن پھر ہمیشہ کے لیئے صلیب کو ہلال کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا۔ اور مسیح کا فرضی مقبرہ ابتک کافروں کی زیر نگرانی ہے"

اب اسلامیوں کی بردباری۔ تحمل اور مذہبی امور میں عدم مداخلت کو ملاحظہ فرمائیں کہ جب وہ یروشلم پر قابض ہوتے ہیں تو "عیسائیوں کی جان۔ مال۔ آزادی۔ عبادتگاہوں

کی حفاظت کرتے ہیں" لیکن جب مسیحی مجاہدین کا دوران جہاد میں یروشلم پر عارضی قبضہ ہوتا ہے تو وہ شہر کے مسلمان باشندوں کو پے دریغ تہ تیغ کرتے اور شہر کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیتے ہیں۔ اسکے بعد جب وہی شہر دوبارہ ہلال کی حکومت کے ماتحت ہوتا ہے تو "سلطان صلاح الدین نہ صرف غیر ضروری خون گرانے سے محترز رہتے ہیں بلکہ اسیران جنگ کے ساتھ کمال ملاطفت اور مہربانی سے پیش آتے ہیں" پس جہانتک انسانیت کا تعلق ہے وہاں تک ہر ایک بات اسلام کے موافق اور عیسائیت کے مخالف ہے۔ اور صرف گذشتہ تجربہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ جنگ بلقان میں ترکوں کی شکست سے تہذیب و تمدن کو کوئی معتدبہ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ ترکی علاقہ بلقانی ڈاکوؤں کی آماجگاہ بن جائے گا۔

قرآن مجید کی ایک پیشگوئی مسیحی اقوام کے بارہ میں

ہماری پاک کتاب قرآن مجید ایسی کتاب نہیں کہ اسکو اپنی صداقت کے لیئے کسی دوسرے شخص کی ضرورت ہو۔ اس میں غور کرنیوالے کے لیئے خود ہزاروں نشان اسکی سچائی کے لیئے اور اسکے منجانب اللہ ہونیکے لیئے موجود ہیں۔ اسکے کلام الٰہی ہونے کا ایک نہایت ہی یقینی ثبوت یہ ہے کہ اسمیں بے شمار پیشگوئیاں ہیں جو ہر زمانہ میں تازہ بتازہ پوری ہو کر اس کے الہامی ہونے کا بیّن ثبوت پیش کرتی ہیں۔ اسی رسالہ میں ہم کئی مرتبہ اس امر کا ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن شریف کی مکّی سورتیں عجیب در عجیب پیشگوئیوں کا ذخیرہ ہیں مکہ میں کفّار کا بہت زور تھا اور مسلمان سخت کمزور تھے انکی تعداد بھی قلیل تھی اور انکے مخالف بڑا جتھا رکھتے تھے اور بڑی

طاقت رکھتے تھے ایسی حالت میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ مکہ کے یہ عمائد اور سردار سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے اور مسلمانوں کا بے بس گروہ جنکو سر چھپانے کے لئے بھی جگہ نہیں ملتی تھی اور جو دشمن کے مظالم سے تنگ آکر کبھی حبشہ کی طرف بھاگتے تھے اور کبھی مدینہ کی طرف دَوڑتے تھے وہ اپنے زبردست دشمن پر غالب آئیں گے اور نہ صرف مکہ میں انکی حکومت قائم ہوجائیگی بلکہ کل جزیرہ عرب مسلمان ہوکر اُن کا منقاد اور فرمانبردار اور خادم ہوجائیگا۔ اُسوقت کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ کعبہ میں جو ۳۶۰ بُت دھرے ہیں وہ توڑ دیئے جائیں گے اور اُنکے پُجاریوں کا نام ونشان بھی نظر نہیں آئیگا۔ اسوقت جب مکہ کے مغرور دشمن اپنی طاقت کے نشہ میں سرشار تھے اور سارا ملک عرب انکو اپنا پیشوا سمجھتا تھا کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اُن مغرور دشمنوں کا وہی حشر ہوگا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل فرعون اور اُسکے لشکر کا ہُوا تھا اور سارے ملک عرب میں اسلام کا جھنڈا لہرائے گا اور کعبہ کی چھت سے وہی مسلمان جو اب صنادید مکہ کی غلامی میں طرح طرح کے دُکھ اور تکلیفیں جھیل رہے ہیں اللہ اکبر کی ندا بلند کرینگے۔

مگر یہ سب باتیں مکہ کے ابتدائی زمانہ میں جو نہایت ضعف اور کمزوری کا زمانہ تھا مکہ کی گلیوں اور کوچوں میں بڑے پرزور لہجہ میں سنائی گئیں اور قادر مطلق خدا کا وہ زبردست کلام جسمیں بُت پرستی کے سرداروں کی ہلاکت اور کمزور اسلام کی فتح وکامیابی کھول کھول کر بیان کی گئی تھیں مکہ کے کبراء اور رؤساء کو بلند آواز سے سنایا گیا مکّی زمانہ کی سورتوں میں اس کثرت سے یہ زبردست پیشگوئیاں موجود ہیں کہ مَیں نہیں خیال کرتا کہ کسی دن کوئی ایسی وحی بھی نازل ہوئی ہو جس میں اسلام کی فتح اور دشمن کی ناکامی اور ہلاکت کا پیغام نہ سنایا گیا ہو حتّٰی کہ گذشتہ انبیاء اور اقوام کے جو حالات بھی مکہ میں نازل ہوئے وہ بھی بطور قصہ کہانی کے نہیں نازل ہوئے تھے بلکہ اُن میں بھی دشمنانِ اسلام کو یہی سنایا گیا کہ تم اسی طرح ہلاک اور نابود ہوجاؤگے جسطرح موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں فرعون ہلاک ہُوا اور تمہارا اسی طرح نام ونشان مٹا دیا جائیگا جسطرح حضرت نوحؑ کے دشمنوں کا نام ونشان مٹا دیا گیا تھا غرض جسطرح پہلے نبی مظفر و منصور اور اُنکے دشمن خائب وخاسر رہے یہی حال اب ہوگا اور اسی طرح یہ نبی اور اُسکی جماعت کامیاب ہوگی اور اُنکے دشمن ناکام ونامراد رہ جائیں گے۔ اگر ناظرین نے مکہ معظمہ میں مسلمانوں

کی کمزور حالت اور کفار کی طاقت اور غلبہ کا اندازہ کرنا ہو تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی مکی زندگی کا مطالعہ کریں۔ جب آپ کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے پائے جاتے تو مغرور دشمن شرارت سے اونٹ کی اوجھری آپ کی گردن پر رکھدیتے جسکے بوجھ کی وجہ سے آپ سجدہ سے سر نہ اٹھا سکتے۔ جب آپ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھے جاتے تو آپکی گردن میں چادر ڈالکر بدذات دشمن آپ کا گلا گھوٹنے کی کوشش کرتے اور آپکے اتباع کو دشمن کے آگے ان الفاظ میں اپیل کرنے کی ضرورت پڑتی اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ کیا تم ایک شخص کو اسلیئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا میرا کوئی رب نہیں۔ مکہ میں دشمن کا اسقدر زور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اپنی برادری اور مسلمانوں کے شعب ابی طالب میں پناہ لینی پڑی جہاں وہ ۳ سال تک قید رہے اور انمیں سے کسی کو سوائے ایام حج کے باہر نکلنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی اور کسی تاجر کو اجازت نہیں تھی کہ انکے پاس کوئی چیز فروخت کرے اور کسی آدمی کی مجال نہ تھی کہ ان قیدیوں کو کھانا یا دانہ پہنچا سکے۔ اور وہاں محصورین کی حالت ایسی نازک ہوگئی تھی کہ بھوکے بچوں کی چیخیں شہر والوں کو سنائی دیتی تھیں۔ مسلمانوں کی حالت مکہ میں ایسی معرض خطر میں پڑی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور آپکے داماد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو مکہ میں ایک زبردست قوم رکھتے تھے۔ اور آپکے چچازاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور بہت سے اور مردوں اور بچوں کو مکہ سے بھاگ کر بحیرہ قلزم سے پار براعظم افریقہ کے ایک ملک حبشہ نام میں ایک عیسائی بادشاہ کی سلطنت کی پناہ ڈھونڈنی پڑی اور پھر وہاں بھی اہل مکہ نے انکا پیچھا نہ چھوڑا اور انکے گرفتار کرنیکے لیے آدمی بھیجے مگر اس نیک دل بادشاہ کے انصاف کے آگے ان لوگوں کی کچھ دال نہ گلی اور ناکام واپس چلے آئے۔ اگر ناظرین یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کس تکلیف سے زندگی بسر کرتے تھے تو وہ صرف آپ کا طائف کا سفر ہی کتب تواریخ میں مطالعہ کریں کہ کسطرح اہل مکہ کی طرف سے مایوس ہو کر آپ نے طائف والوں کو آزمانا چاہا اور اس لمبے سفر میں صرف ایک ہمراہی آپ کا آزاد کردہ غلام حضرت انسؓ آپکے ساتھ تھا۔ جو تکلیف آپ کو طائف میں پہنچی اور جو سلوک اس شہر کے

شریر لوگوں نے آپ کے ساتھ کیا اُسکو پڑھکر بدن کانپ جاتا ہے۔ اُس شہر کے بدمعاش لوگوں نے کئی میل تک آپ کا تعاقب کیا اور پتھروں سے آپ کا بدن مبارک زخمی کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب طائف سے آپ واپس تشریف لائے تو آپکے لیئے شہر میں کوئی امن کی جگہ نہ تھی اور اس لیئے آپ شہر میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ آخر ایک شخص کا دل آپ کی اس حالت کو دیکھکر بھر آیا اور اُس نے آپکی حفاظت کا ذمہ لیا اور اپنے بیٹوں سمیت ہتھیار لگا کر نکل آیا اس طرح آپ شہر مکّہ میں جو آپ کا وطن تھا داخل ہوئے۔ پھر جب حج کے دن آتے۔ آپ عرب کے سب قبیلوں میں پھرتے کہ اب شہر مکّہ میں میرے لیئے رہنا محال ہو گیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو مجھے اپنے ساتھ لیجائے اور جو جواب آپ کو ملتا وہ یہ تھا کہ ہم تمہاری خاطر کل عرب کے آگے اپنے سینوں کو نشانہ نہیں بنا سکتے۔ ایک طرف آپ کی اس حالت کو دیکھو دوسری طرف اُن پُر زور اور پُرشوکت مکّی آیات کو پڑھو تو تمھیں معلوم ہو جائیگا کہ واقعی یہ کلام اس بے کس انسان کا نہیں بلکہ کسی مقتدر ہستی کا کلام ہے جس کے تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اور جسکے آگے دنیا کی زبردست سے زبردست طاقتیں بالکل ہیچ ہیں۔ مَیں چند مکّی آیات اور مکّی زمانہ کی پُرشوکت پیشگوئیوں کو بیان نقل کرتا ہوں تا آپ دیکھیں کہ واقعی یہ کیسا زبردست کلام ہے جسے مکّہ کا بظاہر بے کس نبی اپنے خونی دشمنوں کو سناتا ہے۔ ناظرین ان حالات کو جو اُوپر بیان ہوئے ہیں مدِّ نظر رکھکر آیات ذیل پر غور کریں تا اُنکو ان آیات کی عظمت ظاہر ہو۔

ان آیات میں سے جو مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خون کے پیاسے اور متکبر دشمنوں کو سنائیں ایک یہ تھی۔ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (انعام - ۱۶) یعنی ان متکبر دشمنوں کو سنا دو کہ جس عذاب کا وعدہ تمھیں دیا گیا ہے وہ ضرور آنیوالا ہے اور تم خدا کو عاجز نہیں کر سکو گے۔ اپنی قوم کو کہدو۔ اے میری قوم جہانتک تمھارا بس چلتا ہے تم (میرے ہلاک کرنیکے لیئے) زور لگا لو۔ مَیں بھی اپنے کام میں لگا ہوا ہوں

اور تمھیں جلدی معلوم ہو جائیگا کہ انجامکار کون کامیاب ہوتا ہے۔ ظالم آدمی کبھی مظفر و منصور نہیں ہو سکتے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے الفاظ کو نقل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اتباع کو سنایا۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی قریب ہے کہ تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کر دے اور اُنکی جگہ زمین میں تمھیں جانشین بنا دے۔ پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (اعراف - ۱۵) یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہے تھے جب آپ کی قوم نے فرعون اور اُس کی جماعت کی ایذا رسانیوں کی شکایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس کی تھی۔ اور خدائے تعالیٰ نے یہ واقعہ نقل کر کے مسلمانوں کو بتایا کہ تم جو اپنے نبی کے پاس آکر ابوجہل اور اُس کی قوم کی زیادتیوں کی شکایت کرتے ہو تم یاد رکھو کہ اسوقت بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا وہی حال ہوگا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کا ہوا تھا۔ یعنی تمھارا رب تمھارے دشمنوں کو ہلاک کرے گا اور تمھیں اُنکی جگہ زمین کا وارث بنائے گا۔

مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ جو گذشتہ انبیاء اور اُن کے دشمنوں کے حالات قرآن شریف میں مذکور ہیں وہ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ خدائے تعالیٰ خود فرماتا ہے وہ پیشگوئیاں ہیں اور اہل مکہ کو یہ سنایا گیا ہے کہ یہ نبی بھی ایک ایسا ہی نبی ہے جیسا کہ اس سے پہلے نبی گذرے ہیں اور جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے پہلے نبیوں کو مظفر و منصور کیا اور اُنکے دشمنوں کو ہلاک و نابود کیا ایسا ہی اب بھی ہوگا۔ اب ناظرین غور فرماویں کہ کیا یہ ایک عجیب امر نہیں ہے کہ وہ نبی (فداہ ابی و امی) جسکی مختصر کیفیت ایام مکہ میں - مَیں اوپر بیان کر چکا ہوں اپنی قوم کو کہتا ہے کہ اگر تمھارا دشمن تمھیں طرح طرح کے عذاب دیتا ہے تو تم مت گھبراؤ۔ خدائے تعالیٰ تمھارے زبردست دشمن کو ایسی ہی رسوائی کے ساتھ ہلاک کریگا جیسا کہ فرعون کو ہلاک کیا تھا اور پھر دشمن کی ہلاکت کے بعد اس ملک کے وارث تم ہی ہوگے۔

اب ناظرین خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا مکہ کا وہ بظاہر بےکس نبی ایسی پیشگوئی شائع کر سکتا تھا۔ یقیناً ایسے بے بسی و بےکسی کے زمانہ میں اس قسم کی زبردست پیشگوئی کرنا

کسی انسان کا کام نہ تھا بلکہ یہ یقیناً ایک زبردست ہستی کا کلام تھا جس کا نام اللہ ہے اور اسکو پورا کرنا بھی اُسی کا کام تھا۔

پھر ایک اور چیلنج جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بُت پرست اہل شہر اور مغرور اہل وطن کو دیا یہ تھا۔ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ۝ اِنَّ وَلِيِّ يَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۝ (اعراف - ۲۴) اے نبی اپنے مخالفوں کو کہہ دو کہ تم اپنے معبودوں کو اپنی مدد کے لئے بلاؤ۔ اور پھر تم سب مل کر مجھ پر اپنا وار چلاؤ اور مجھے ہرگز مہلت نہ دو۔ میرا حامی وہ اللہ ہے جس نے یہ کتاب اُتاری اور وہ صالحین کی حمایت کرتا ہے۔ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمھاری مدد نہیں کر سکتے۔ تمھاری مدد وہ کیا کریں گے وہ تو اپنی بھی مدد نہیں کر سکیں گے یعنی اب وقت آگیا ہے کہ تمام معبودان باطل کا نام و نشان مٹا دیا جاوے۔

اب ناظرین انصاف فرماویں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو کیا وہ اُس ظاہری بے بسی کی حالت میں اپنے کثیر التعداد اور طاقتور دشمنوں کو اس قسم کا چیلنج دے سکتے تھے اگر خدا آپ کا حامی و مددگار نہ ہوتا تو وہ کس طرح اپنے دشمنوں کو یہ کہہ سکتے تھے کہ تم اپنے معبودوں کو بھی پکارو اور خود بھی میرے نابود کرنے کے لئے زور لگا لو۔ اور مجھے کچھ مہلت نہ دو۔ ایسا کہنا تو اُنکے جوش کو بھڑکانا تھا اور جس شخص کے ساتھ خدا نہ ہو وہ کس طرح اس قسم کے اُکسانے والے الفاظ کہکر اپنے دشمنوں کو جوش دلا سکتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا سامان تیار کر سکتا ہے؟۔ غرض اس قسم کے الفاظ مخالفین کو کہنا جب کہ دشمن بردست اور نبی تنہا اور بظاہر بے کس و بے بس حالت میں ہو اس بات کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے انسان کا کلام نہیں۔ پھر اس قسم کا چیلنج ایک ہی نہیں بلکہ قرآن شریف میں بار بار آیا ہے۔

پھر ناظرین مندرجہ ذیل کی پیشگوئیوں پر غور فرماویں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہود علیہ السلام کے لفظوں میں اپنی قوم کو سناتے ہیں وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ (ہود - ۵) یعنی میرا رب تمھیں ہلاک کر کے تمھاری جگہ ایک اور قوم کو تمھارا جانشین بنائیگا۔ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ (ابراہیم - ۳)

ہم ظالموں کو ہلاک کردینگے اور تمھیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کو) اُن کے بعد زمین میں آباد کرینگے۔ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ (ابراہیم - ۷) یہ مت گمان کرو کہ جو نصرت کے وعدے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں سے کئے ہیں وہ اُن کا خلاف کریگا۔ اللہ تعالیٰ زبردست ہے اور وہ انتقام لینے والا ہے۔ یعنی یہ مت گمان کرو کہ جو وعدے خدائے تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے ہیں اُن کو پورا نہیں کرے گا۔ وہ ان کو ضرور پورا کرے گا۔ وہ طاقت رکھتا ہے کہ اپنے رسول کی مدد کرے اور وہ انتقام لینے والا ہے یعنی وہ اس رسول کے دشمنوں سے ضرور سخت انتقام لے گا۔ پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (انبیاء - ۲) ہم حق کو باطل پر پھینکیں گے اور حق باطل کا سر کچل دے گا۔ اور باطل فنا ہوجائیگا؛ پھر خدائے تعالیٰ اسی مکی سورہ میں آگے چلکر فرماتا ہے اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ (سورہ انبیاء - ۷) کہ میرے صالح بندے ملک کے وارث ہونگے؛ پھر خدائے تعالیٰ ایک اور مکی سورۃ (سبا - ۳) میں فرماتا ہے قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ کفار مکہ کو کہدو کہ ہمارا رب دونوں فریقوں کو ایک جگہ اکٹھا کرے گا اور پھر وہ دونوں میں سے اُس فریق کو فتح دیگا جو حق پر ہے (اس پیشگوئی کے مطابق خدائے تعالیٰ نے کفار مکہ اور اہل اسلام کی بدر کے مقام پر مٹھ بھیڑ کرادی اور پھر اہل اسلام کو فتح دیکر اور صنادید قریش ابوجہل وغیرہ کو اُسی میدان میں ہلاک کرکے اپنی اس پیشگوئی کے مطابق یہ شہادت دیدی کہ اہل اسلام حق پر ہیں اور کفار مکہ باطل پر)

پھر خدائے تعالیٰ سورہ قمر (رکوع ۳) میں جو ایک مکی سورہ ہے فرماتا ہے وَلَقَدْ جَاۗءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰۗىِٕكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَاۗءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ فرعون کی قوم کے پاس ڈرانے والے آئے انہوں نے

ہمارے سب نشانوں کی تکذیب کی پس ہم نے اُنکو اس طرح پکڑا جس طرح ایک غالب قدرت والا پکڑتا ہے۔ کیا تمھارے کفار ان لوگوں سے اچھے ہیں یا الٰہی نوشتوں میں تمھارے لیئے معافی لکھی گئی ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بدلہ لینے والی جماعت ہیں۔ یہ جماعت ہزیمت اُٹھائیگی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مندرجہ بالا پیشگوئیوں پر غور کریں یہ سب پیشگوئیاں مکّہ مکرمہ میں ان حالات کے ماتحت شائع ہوئی تھیں جن کا مختصر ذکر میں اوپر کرچکا ہوں۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ ملک میں سے بت پرستی کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ اور بت پرستی کی بجائے اسلام ہی اسلام نظر آئیگا۔ یہی چھوٹی اسلامی جماعت اپنے مغرور دشمنوں کو نیچا دکھائیگی۔ اور اُنکے نابود ہونے کے بعد یہی جماعت اس ملک کی وارث ہوگی۔ سچ بتاؤ کیا ایک عاجز انسان کی طاقت میں یہ ہوسکتا تھا کہ ایسی زبردست پیشگوئیاں بڑے دعوے اور بڑی تحدی کے ساتھ شائع کرسکے۔ دیکھو خدائے تعالیٰ کیسے کھلے الفاظ میں اہل مکّہ کو سناتا ہے کہ ہم نے فرعون کی قوم کو ہلاک کیا۔ کیا تم فرعون کی قوم سے بہتر ہو کہ تمھارے ساتھ وہی سلوک نہ ہو جو اُن کے ساتھ ہوا تھا یا الٰہی کتابوں میں تمھیں معافی دیگئی ہے۔ کیا تم کو اپنے جتھے اور اپنی طاقت کا گھمنڈ ہے سن لو اور یاد رکھو کہ وہ دن قریب آتا ہے جب کہ تمھارا جتھا سخت ہزیمت اُٹھائے گا۔ اور پیٹھ دیکر بھاگے گا۔ اب چونکہ یہ پیشگوئیاں پوری ہوچکی ہیں اور اسلام کا غلبہ قائم ہوچکا ہے اس لیئے ایک شخص قرآن شریف کو پڑھتے ہوئے ممکن ہے کہ سرسری طور پر ان سے گذر جائے مگر انکی عظمت کا اندازہ لگانے کے لیئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ الفاظ کب بولے گئے۔ اُسوقت دشمن کی طاقت کا کیا حال تھا اور اسلام کیسا کمزور تھا۔ مکہ کے دنوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ اور پھر ان پیشگوئیوں کے الفاظ پر غور کرو۔ پھر تمھیں معلوم ہوگا کہ واقعی یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے بلکہ عزیز مقتدر کا کلام ہے۔ دشمن اسوقت ایسا زبردست تھا کہ کوئی شخص یہ گمان بھی نہیں کرسکتا تھا کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہونگی بغض ایک طرف اسلام کی کمزور حالت اور دشمن کے جتھے اور اُسکی قوت و حشمت کو دیکھو دوسری طرف ان

٭ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کو اپنے جتھے کا بہت گھمنڈ تھا اور مسلمانوں کو بوجہ انکی کمزوری کے وہ سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے چنانچہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قال الذین کفروا للذین آمنوا ای الفریقین خیر مقاما و احسن ندیا۔ انکی اس شیخی کا جواب خدائے تعالیٰ

پیشگویوں کے پُرشوکت الفاظ کا مطالعہ کرو اور پھر دیکھو کہ یہ پرشوکت الفاظ کس طرح حقیقی طور پر عجیب اور حیرت انگیز طریق سے لفظ بلفظ پورے ہوئے۔ اگر تم میں ذرہ بھر بھی انصاف ہوگا تو تم بلا اختیار بول اُٹھوگے کہ واقعی یہ پیشگویاں انسان کی طرف سے نہ تھیں بلکہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے تھیں اور اُسی کی طاقت اور کرشمہ نمائی سے یہ وعدے اور وعید پورے ہوئے۔ اسلام کی کمزوری اور دشمن کی طاقت کا تو یہ حال تھا کہ عین بدر کی لڑائی کے شروع ہونے کے وقت بھی کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آج سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کا دن ہے اور آج وہ ساعت آگئی ہے جسکی نسبت خدائے تعالیٰ نے مکّہ میں فرمایا تھا قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ اور جسکی نسبت یہ کہا گیا تھا قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ٭ بدر کے موقعہ پر مسلمانوں کی کمزور حالت کا خدائے تعالیٰ خود نقشہ کھینچتا ہے جب کہ وہ فرماتا ہے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔

ایساہی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ۔ یعنی جب ہم نے تم سے وعدہ کیا کہ دو جماعتوں میں سے ایک پر تم فتح پاؤگے تو تم چاہتے تھے کہ وہ جماعت جس کا وعدہ دیا گیا ہے وہ اہل مکّہ کا لشکر نہ ہو جو تعداد میں بہت زیادہ اور ہتھیاروں سے خوب مسلح تھا بلکہ وہ جماعت ہو جس کے پاس ہتھیار نہیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی حالت اُسوقت کفار کے مقابل میں سخت کمزور تھی۔ قرآن شریف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ایک خاص تدبیر سے مسلمانوں کو کفار کے لشکر کے سامنے لاکر کھڑا کردیا تاکہ اُسکی باتیں پوری ہوں اور اُسکے کلام کی سچائی ثابت ہو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعَادِ۔ یعنی اگر تم کفار کے ساتھ جنگ کرنے کے لیئے کوئی

٭ انکو کہہ دے۔ تمھارے لیئے ایک دن کی میعاد ہے جس سے تم نہ پیچھے رہوگے اور نہ آگے نکل سکوگے۔

وقت اور مقام مقرر کرتے تو تمھاری حالت اُنکے مقابل میں ایسی کمزور اور ضعیف ہے کہ تم وقت مقررہ پر میدان جنگ میں دشمنوں کے مقابل پر آنے سے گریز کرتے۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر تک خود مسلمان بھی یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ خدا کی باتوں کے پورا ہونیکا وقت آگیا ہے۔ غرض جب ہم ان پیشگوئیوں کو اُس زمانہ کے حالات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو ہم اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ یہ کلام واقعی ایک قادر اور زبردست ہستی کا کلام ہے اور یہ کہ جس شخص کے ذریعہ یہ کلام مکّہ کی سرزمین پر سنایا گیا وہ خدا کا سچّا نبیؐ اور ایک صادق رسول تھا صلی اللہ علیہ وسلم۔

جب ہم ان پیشگوئیوں کو پڑھتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ خداوند خدا نے اُم القریٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دشمنوں کو کسطرح ذلیل کیا اور اپنے نبیؐ کے مُنہ میں جو کلام اس نے ڈالا تھا اُسکو کسطرح پورا کیا۔ تو ہمیں خدائے تعالیٰ کا وہ کلام یاد آجاتا ہے جو کوہِ طور پر بنی اسرائیل کے عظیم الشان نبی حضرت موسیٰ علیہ و علیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا اور اُس کلام کا اُردو ترجمہ یہ ہے:۔ میں اُنکے لیئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُسکے مُنہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا وہ سب اُن سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا ——— کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا تو میں اُس کا حساب اُس سے لونگا .... اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں؟ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اُس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اُس سے مت ڈر"

جس خاص پیشگوئی کا ذکر میں اسوقت کرنا چاہتا ہوں وہ بھی نہایت عجیب ہے اور اس زمانہ کے لوگوں کیا مسلمانوں اور کیا غیر مسلمانوں کے لیئے قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بیّن دلیل ہے۔ اسی رسالہ میں امریکہ کے ایک آزاد خیال ایڈیٹر کا مضمون نقل کر چکا ہوں جس میں وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ مسیحی قوموں میں ایک لمبے زمانہ سے باہمی عداوت اور بُغض پایا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کیلیئے تیار رہے ہیں۔

جو لوگ یورپ کے پالیٹکس سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یورپ کی سلطنتوں میں باہمی سخت رقابت اور تحاسد پایا جاتا ہے۔ آجکل جو بلقان کا جھگڑا ختم ہونے میں نہیں آتا وہ بھی اخبار بین دنیا جانتی ہے کہ یورپ کی قوموں کی باہمی حسد و بغض کا نتیجہ ہے۔ اس عداوت و بغض کے متعلق جو مسیحی قوموں میں باہم پایا جاتا ہے جسکی کل دنیا اور تاریخ گواہ ہے قرآن شریف میں ایک عجیب پیشگوئی ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (مائدہ - ۳)

اور ہم نے اُن لوگوں سے جو اپنے تئیں نصاریٰ کہتے ہیں عہد لیا اور جو پند اُنکو دیگئی تھی اُس کا ایک بڑا حصہ اُنہوں نے بھلا دیا۔ اسلیئے ہم نے اُنکے درمیان عداوت اور بغض بھڑکا دیا ہے جس کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا بلکہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور انکو خدا اُنکے کاموں کی خبر دیگا۔ اس آیہ کریمہ میں بڑی صفائی سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ نصاریٰ کہلانیوالی قوموں کے مابین قیامت تک بغض اور عداوت قائم رہے گی۔ اور جو مضمون ایک امریکہ کے ایڈیٹر کی قلم سے ہم اسی رسالہ میں نقل کرچکے ہیں اُسکے پڑھنے سے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ یہ پیشگوئی کیسی سچی نکلی اور اسکی صداقت کا ہم کسطرح ہر روز مشاہدہ و معاینہ کررہے ہیں۔ کیا ایک انصاف پسند انسان کیلیئے یہ پیشگوئی قرآن شریف کے خدا کا کلام ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ ہونیکا ایک یقینی ثبوت نہیں۔ کیا ایک بشر کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت میں یہ تھا کہ وہ اس قسم کی خبر دے سکیں جس کا سلسلہ قیامت تک لمبا ہو اور وہ برابر ہر روز پورا ہوتا ہُوا دیکھا جاوے۔ دیکھو مسیحی صاحبان خود اپنے ہاتھوں سے قرآن شریف کی پیشگوئی کو پورا کررہے ہیں پھر بھی یہی اعتراض کیے جاتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ پادری صاحبان جو فرمایا کرتے ہیں کہ قرآن شریف حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہودیوں اور مسیحیوں کی کتابوں سے مضامین نقل کرکے تیار کیا وہ ازراہِ مہربانی بتاویں کہ یہ پیشگوئی جو قرآن شریف میں خود مسیحی قوموں کی نسبت پائی جاتی

ہے اور جس کو وہ خود اپنے ہاتھوں سے پورا کر رہے ہیں یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن یہودیوں یا مسیحیوں کی کتاب سے نقل کی تھی۔ اے مسیحی صاحبان تم جو کہتے ہو کہ قرآن شریف کے مضامین ایک مال مسروقہ ہے دیکھو خود تمہاری نسبت قرآن شریف ایک پیشگوئی بیان کرتا ہے اور پیشگوئی بھی ایسی جسکا سلسلہ کبھی ختم ہونیوالا نہیں اور خود تم اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھوں سے پورا کر رہے ہو پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس کے منجانب اللہ ہونے سے انکار کرتے ہو۔ اگر یہ خدا کا کلام نہیں ہے تو تم اس پیشگوئی کو ذرا جھوٹا تو کر کے دکھلا دو حالانکہ یہ ایک ایسا امر ہے جو خود تمہارے متعلق ہے اور بظاہر تمہارے اختیار میں ہونا چاہیئے کہ تم اسکی عملی طور پر تکذیب کر دو۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے نصاریٰ کہلانیوالی قوموں کے درمیان ہم نے قیامت تک عداوت اور تبغض بھڑکا دیا ہے۔ اے پادری صاحبان اگر یہ خدا کا کلام نہیں تو ذرا زور لگا کر اس آگ کو بجھا کر تو دکھا دو۔ پادری صاحبان بتلاؤ۔ انگلینڈ کیوں ایسے زبردست بیڑے بنا رہا ہے اور جرمنی کیوں جنگی جہازوں کے تیار کرنے میں ایسی سرگرمی سے مصروف ہے۔ کیا اسکی یہی وجہ نہیں کہ ان کو ایک دوسرے کے حملہ کا خوف ہر وقت دامنگیر ہے۔ پادری صاحبان سچ بتاؤ کیا وجہ ہے کہ اگر جرمنی ہوائی جہازوں کا بیڑا تیار کرتا ہے تو انگلینڈ کے مدبرین کو فکر لگ جاتی ہے کہ ہم بھی ایک ایسا بیڑا تیار کریں کیا وجہ ہے کہ یورپ کی بڑی بڑی قوموں کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ زبردست فوجیں تیار کی جاویں اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مہلک اور خونی توپیں ایجاد کی جاویں یہ سب چیزیں قرآن شریف کی اسی ایک پیشگوئی کو سچا ثابت کرنیکے لئے مہیا کی جا رہی ہیں پھر کیا تمھیں شرم نہیں آتی جب تم یہ کہتے ہو کہ قرآن شریف کے مضامین ہمارا ہی مال ہے جو ہماری کتابوں میں سے چُرا لیا گیا۔ تمہاری اس ہرزہ درائی کا صرف یہی ایک آیت کافی ردّ ہے۔ اگر یہ خدا کا کلام نہیں تو تم اُسکو جھوٹا کر کے تو ذرا دکھلاؤ۔ پھر ہم سمجھیں گے کہ یہ خدا کا کلام نہیں اور تمہارا کہنا درست ہے *

ماہوار رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

زکوٰۃ - آمد مالعہ ہوئی - بارہ روپے ماہوار کا وظیفہ دو نو مسلموں کے نام جاری ہوا - عہ مساکین کے وظائف پر - عہ نومسلموں کے ماہواری وظائف پر - عہ نومسلموں اور مساکین کے متفرق ضروریات پر اور عہ مساکین کے زادراہ پر اور عہ انتظامی اخراجات پر صرف ہوئے -

یتامیٰ - آمد ماللعہ ہوئی - اور ماعہ یتامیٰ کے اصل اخراجات ماہوار پر اور عہ یتامیٰ کے وظائف پر اور عہ انتظامی اخراجات پر صرف ہوئے - ایک لڑکا اصل خرچ پر لے کر درزی خانہ میں داخل کیا گیا -

تعلیم - ہائی سکول باہر مدرسہ کی نئی عمارت میں چلا گیا ہے گو وہ عمارت ابھی بہت نامکمل ہے صیغہ تعلیم میں درزی خانہ کی صنعتی شاخ کھل گئی ہے - ایسی صنعت حرفت کی شاخیں علی الخصوص ان یتامیٰ مساکین کے لئے بڑی مفید ہوتی ہیں - جو تعلیم کے اخراجات مہیا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے اور عمر ضائع کرتے ہیں - درزیخانہ میں علاوہ کام سکھانے کے دینی تعلیم کا انتظام بھی ہے ایک مدرس اور ایک درزی ملازم رکھے ہوئے ہیں - اور کام ہو رہا ہے -

تعمیر - عمارت مدرسہ کا کام زور سے چل رہا ہے انشاء اللہ ماہ مئی کے اخیر تک برآمدہ پر بھی چھت پڑ جائیگی - بھٹہ کا کام بند ہونیوالا ہے - پل مقبرہ بہشتی تیار ہو گیا ہے -

اشاعت اسلام - ماہ اپریل کے اخیر ریویو انگریزی کے خریداران میں ۸ کی اردو میں بھی آٹھ کی بیشی ہوئی -

دفتر محاسب - کل آمد صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی ۱۰-۵-۵۶۹۱ اور خرچ ۸-۱۵-۱۴۵۵۲ ہوا - زیادتی خرچ کی وجہ کام عمارت کا زور سے جاری رہنا ہے - لنگر خانہ مقروض ہو رہا ہے اور قرضہ بڑھ رہا ہے - عمارت کا کام جاری ہے مگر چندہ عمارت فنڈ اس ماہ بہت کم آیا -

بیت المال - ماہ اپریل میں لنگر سے کھانا لینے والوں کی روزانہ اوسط ۲۴۰ رہی - مہمانوں کے لیئے مہمانخانہ میں جگہ تنگ ہے - علی الخصوص جب کوئی مہمان بمع عیال آویں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے

شفاخانہ - اس ماہ کل مریض ۱۶۱۱ آئے - انمیں نئے ۷۴۷ تھے - مائینر اپریشن ۱۶ ہوئے -

دفتر سکرٹری - ذیل میں احباب کی توجہ کے لیئے ایک سرکل کی نقل دیجاتی ہے جو علیحدہ بھی بنام سکرٹری صاحبان بھیجا گیا مگر عام طور پر احباب کے ملاحظہ کی خاطر یہاں بھی نقل کیا جاتا ہے - "دو ضرورتوں کو اسوقت آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ اپنے احباب کو ان امور کی طرف توجہ دلا کر عنداللہ ماجور ہونگے جس طرح ایک انسان کو جب اپنی ضروریات کی اطلاع ہوتی ہے - تو انکے پورا کرنیکی وہ کوشش کرتا ہے - اسی طرح مَیں امید کرتا ہوں کہ ہماری قوم اپنی ضروریات سے مطلع ہو کر اپنے آپکو پوری ہمت سے انکو پورا کرنیکی طرف لگا دیگی -

۱ - سب سے پہلے مَیں تعمیر مدرسہ کے کام کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں - تعمیر مدرسہ کا کام انہی دنوں میں شروع کیا گیا تھا - اور آجکل ہی تحریک چندہ کیگئی تھی - عمارت کا تخمینہ ایک لاکھ کا تھا - جس پر بعد میں دس ہزار کا اضافہ برآمدہ کی عمارت کو چونہ میں کرنیکی وجہ سے ہوگیا - اس ایک لاکھ دس ہزار میں سے گورنمنٹ نے تیس ہزار کی امداد کا وعدہ کیا تھا جو کل کی کل رقم اخیر مارچ تک وصول ہو چکی ہے - مگر بقیہ اسی ہزار جسے قوم نے پورا کرنا تھا - اسمیں سے صرف چھبیس ہزار سات سو اٹھارہ روپے اخیر مارچ تک وصول ہوا - یعنی صرف ایک تہائی - چندہ کی رفتار کو کسی قدر سُست پاکر یہ ارادہ کرلیا گیا تھا - کہ سردست بالین منزل کے کام کو ملتوی کر دیا جاوے - البتہ صرف ہال کے ساتھ کے چار کمرے بنوا لیئے جاویں اسقدر حصہ کی تکمیل پر قریباً ۷۵۰۰۰ خرچ بکار ہے جسمیں سے تیس ہزار امداد کا روپیہ نکالکر باقی ۴۵۰۰۰ روپیہ پھر بھی قومی چندہ سے پورا ہونا چاہیئے جسمیں سے صرف ستائیس ہزار کے اندر اندر روپیہ وصول ہوا ہے - یا بحساب اوسط سوا دو ہزار روپے ماہوار اور آیندہ رفتار اور بھی دھیمی ہوتی جاتی ہے چونکہ ابھی ہمارے بہت سے احباب ایسے ہیں جنھوں نے اس چندہ کی طرف مطلقاً توجہ نہیں فرمائی - اور بہت سے ایسے ہیں جو وعدوں کا ایک حصہ پورا کر کے پھر سُست ہو گئے ہیں اسلیئے ان سب احباب کیخدمت میں یہ عرض ہے - کہ اگر توجہ یا ایفائے وعدہ میں انکی طرف سے اور تاخیر ہوئی تو

عمارت ایک بہت ہی نامکمل حالت میں رہ کر ہماری قوم پر یہ ایک بدنما دھبہ ہوگا - جو احباب ابھی تک خاموش ہیں یا پوری توجہ سے کام نہیں لے رہے وہ خدا کے لیئے اپنی ذمہ داریوں پر اپنے اقراروں پر غور کریں اور ہر جگہ اس تحریک پر از سر نو غور کر کے اسکو تازہ کیا جاوے - خرچ تو اسوقت بھٹہ کو ملاکر ساٹھ ہزار سے اوپر ہو چکا ہے - مگر آمدنی امداد کی رقم کو ملاکر ابھی بہت کم ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فنڈ تعمیر مقروض ہو رہا ہے - اور عمارت کا ایک حصہ بدون تکمیل خود بوجہ آمد برسات خطرہ میں ہو رہا ہے - اگر واقعی چندہ کی رفتار پھر تیز نہ ہوگی تو مجھے ڈر ہے کہ ہمارا کام یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مصداق نہ ہو -

۲ - خیال تھا کہ ہائی سکول کے باہر جانے سے مہمانخانہ کے لیئے جگہ وسیع ہو سکے گی مگر مدرسہ احمدیہ کی ضروریات نے مہمانخانہ کو اس طرف وسیع نہیں ہونے دیا لہذا اسکے لیئے علیحدہ مکانات سابقہ مہمانخانہ کے متصل بنانے کی ضرورت پیش آئی ہے - چونکہ مہمانوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اسلیئے یہ کام بھی باوجودیکہ فنڈ تعمیر میں روپیہ نہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے خاص ارشاد سے شروع کرا دیا گیا ہے اسکے لیئے کوئی دو ہزار روپے کا اندازہ ہے - اور اسکے لیئے خاص چندہ کی تحریک کی جاتی ہے - برسات سے پہلے پہلے اس کا ایک حصہ بن جانا ضروری ہے کیونکہ برسات کے موسم میں کچی عمارت بن نہیں سکتی - پس جملہ انجمنیں اور احباب اس رقم کی بہت جلد پورا کرنے کی کوشش کریں -

سالانہ رپورٹ تیار کرنے کی خاطر سال کے اخیر جب انجمنوں سے اور دفتر محاسب سے سالانہ آمد کا گوشوارہ طلب کیا جاتا تھا - تو اسمیں بڑا اختلاف ہوتا تھا - جسے دور کرنیکے لیئے دفتر محاسب و انجمنوں سے خط و کتابت کرنے میں بڑا وقت صرف کرنا پڑتا تھا اور رپورٹ سالانہ کی دیر سے شائع ہونے کی ایک یہ وجہ بھی رہی ہے - اس نقص کو رفع کرنیکے لیئے یہ تجویز کی تھی کہ چونکہ تھوڑے دفت کے حساب میں غلطی کم واقع ہوتی ہے - اور اگر ہو بھی تو جلد اور سہولت سے رفع ہو سکتی ہے ہر تین ماہ بعد دفتر محاسب انجمنیں اپنا حساب ملالیا کریں چنانچہ اس غرض کے لیئے دفتر محاسب سے دو بار سرکلر بھیجا گیا ہے کہ اپنے اپنے حساب سے جو دفتر محاسب میں بھیجا گیا ہے اطلاع دیں مگر مردو بار دفتر محاسب نے

شکایت کی ہے کہ بعض انجمنوں کے سکرٹری صاحبان ان خطوط کی مطلق پروا نہ کرکے جواب تک نہیں دیتے اور حساب درست نہیں ہوتا۔ اسطرح پر نہ صرف حساب غلط رہیگا بلکہ دفتر محاسب کی محنت اور خرچ بھی ضائع جاتا ہے۔ اسلئے جملہ سکرٹری صاحبان کی توجہ اس طرف مبذول کیجاتی ہے۔ کہ از راہِ کرم اپنا حساب ملاکر ممنون فرمایا کریں۔ اگر اس تجویز پر عملدرآمد رہے تو گویا سالانہ آمد کا حساب دفتر محاسب و انجمنوں کا بہت آسانی سے جلد اور صحیح طور پر تیار ہو سکے گا۔

یہ انتظام کیا گیا تھا کہ انجمنوں کے رجسٹر بذریعہ ڈاک منگاکر پڑتال کی جایا کرے کیونکہ ایک تو باہر جانے کے لئے وقت میسّر نہیں آتا دوئم خرچ پڑتا ہے اس تجویز کے مطابق انجمن سیالکوٹ فیروزپور اور پٹیالہ کے رجسٹر منگائے گئے تھے۔ پہلی دو انجمنوں کا حساب باقاعدہ پایا گیا ہے۔ انجمن پٹیالہ کو اپنے حساب درست رکھنے اور باقاعدہ کرنے کی مزید کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی طریق پر تمام انجمنیں جب رجسٹر منگائے جاویں تو بھیجکر ممنون فرماویں ؂

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

ریویو

مسیحی مذہب کا فوٹو:۔ رسالہ ریویو اُردو میں ایک مضمون بعنوان مسیحیت کا ایک نرالا ثبوت شائع ہوا تھا۔ جناب ایڈیٹر صاحب بدر نے اس کی قدردانی فرماکر اُسکو بدر میں شائع فرمایا ہے اور تحریک کی ہے کہ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اسکو ایک پمفلٹ کی شکل میں چھپوایا جاوے اور احباب اس کو خرید کر ملک میں مفت شائع کریں چنانچہ جناب محمد یمین صاحب مہاجر تاجر کتب قادیان نے اسکو الگ چھوٹے رسالہ کی شکل میں چھپوایا ہے ۳۲ صفحے کا رسالہ ہے قیمت ار ایک روپیہ میں بیس نسخے۔ بعض بزرگوں نے اس مضمون کو بہت پسند کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بابرکت کرے ؂ (ایڈیٹر)

احمدی خاتون۔ اس نام کا ماہوار رسالہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے جاری کیا ہے۔ احمدی بی بیوں اور لڑکیوں کے لئے یہ رسالہ بہت مفید ہے اور ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس رسالہ کا مقصد عورتوں میں تعلیمی اور مذہبی مذاق اور دینداری کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس کوشش میں اس رسالہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ قیمت سالانہ عہ

البشریٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات۔ کشوف و رؤیا کا مجموعہ حصہ اول جناب بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی (لاہور) نے بہت محنت سے تیار کرکے شائع کیا ہے حضرت اقدس ؑ کے پُرانے الہامات کو مختلف مقامات۔ کتابوں اور اخباروں میں سے تلاش کرکے جمع کیا ہے۔ خدائے تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ احباب کی آسانی کے لئے انہوں نے قیمت بھی بہت تھوڑی رکھی ہے۔ یعنی صرف ۴ر ملنے کا پتہ دفتر تشحیذ الاذہان قادیان۔

اطلاع:۔ خریداران ریویو کیخدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں توقف ہو جائے تو معاف فرماویں۔

REG NOL 303

نمبر ۱ اسکے پڑھنے سے بجا قیمتی وقت جو ضائع ہوگا اسکے عوض کئی چند معاوضہ ملجائے گا

(دوا)

گرمی کے زمانہ میں یہ دوائیں آپکے دُکھ درد کے سچے دوست ہیں

وقت پر آپ کی خدمت پورے طور سے بجا لائیں گی

عرق پودینہ

تازی ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ رنگ بھی پتیوں کے ایسا ہی اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ یہ عرق بچے سے ضعیف تک کو ایکسان فائدہ کرتی ہے

پیتے ہی درد مٹاتی ہے
روتے کو ہنساتی ہے

مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت ہی مفید اور اکسیر ہے۔ نفخ ہو جانا۔ کھٹا ڈکار آنا۔ درد شکم۔ بدہضمی اور متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دُور کرتی ہے قیمت فی شیشی ۸ ر آٹھ آنہ۔ ڈاک محصول ۵ ر پانچ آنہ۔ پوری حالت فہرست بلا قیمت منگا کر دیکھیئے۔

سر درد و ریاح درد کی دوا

ہائے رے درد۔ سر درد۔ سر پھٹا جاتا ہے اُڑا جاتا ہے۔ ایسی دوا ملتی کہ استعمال کرتے ہی فوراً آرام ہوتا۔ ڈاکٹر برمن کے درد کی ٹکیہ ایسے ہی اتفاق وقت کے لیئے بنی ہے۔

درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہے
یہ لحظہ میں پانی کر دیتا ہے

صرف یہی نہیں بلکہ بدن میں جہاں کہیں ریاح درد۔ جیسے ٹیس۔ چمک۔ ٹپک لہر۔ کنکنی سے چاہیئے جسقدر تکلیف ہو جلد دُور ہوتی ہے۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی شیشی چھ آنہ ۶ ر محصول ڈاک ایک سے ۶ شیشی تک ۵ ر اور بارہ شیشی کا ۶ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مطبع میگزین میں ماسٹر فقیر اللہ اسسٹنٹ مینجر میگزین کے اہتمام سے طبع ہوا۔